سوال

غیر شرعی تعلقات کے نتیجہ میں ہونے والی شادی کے اثرات

جواب

لحمد للہ.

ہے کہ مسلمان شخص کے لیے زانیہ عورت سے شادی کرنا حلال نہیں، اور نہ ہی مسلمان عورت کا زانی مرد سے لیکن اگر وہ دونوں توبہ کرلیں تو پھر شادی ہوسکتی ہے، اور شادی سے قبل عورت ایک حیض کے ساتھ استبراء رحم کریگی، اس کی تفصیل ہم بیان کر چکے ہیں.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (87894) اور (50508) اور (85335) کے جوابات کا مطالعہ کریں.

، ہم دونوں سے دو مسئلوں کی تحقیق کرنا چاہتے ہیں جن پر جواب مبنی ہے.

ل :

، دونوں میں زنا ہوا ہے ؟ اس ہماری مراد یہ ہے کہ آیا دخول ہوا ہے، صرف لمس اور شہوت زنی نہیں، چاہے انزال بھی ہوا ہو.

م :

کیا عقد نکاح سے قبل انہوں نے توبہ کرلی تھی ؟

، دونوں مسئلوں کی روشنی میں ہم آپ کے سوال کا جواب دے سکیں گے :

. تو زنا ہوا ہے اور اس سے توبہ نہیں کی گئی تو انہوں نے جو کچھ سنا ہے وہ ان پر منطبق اور لاگو ہوتا ہے.

ن کے درمیان زنا ہوا ہے اور وہ دونوں اس پر نادم ہوئے اور توبہ کرلی تو ان کا نکاح صحیح ہے، اور اس میں شک کرے کو کوئی ضرورت نہیں.

زنا نہیں ہوا، بلکہ ان کا آپس میں تعلق لمس اور مباشرت تک ہی رہا، اور دخول نہیں ہوا تو انہیں زانی نہیں کہا جائیگا، چاہے انزال ہوا ہو، لیکن انہیں ان افعال پر گناہ ضرور ہے، لیکن اسے زنا اس وقت ہی کہا جائیگا جب شرمگاہ عورت کی شرمگاہ میں داخل ہوجائے.

اس بنا پر :

1 زنا کا ارتکاب نہ ہونا، یا پھر زنا کے بعد توبہ کرلینے کے بعد کسی چیز کی ضرورت نہیں رہتی، بلکہ وہ اپنی شادی کی زندگی جاری رکھیں، اور انہیں کثرت سے اعمال صالحہ کرنے چاہیں.

2 اور اگر ان کے درمیان زنا ہوا ہو اور عورت کو شادی سے پہلے حیض نہیں آیا : تو اس طرح اس نے استبراء رحم سے قبل شادی کرلی، اور یہ نکاح کو فسخ کرنے کا موجب بنتی ہے.

خ محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

ہ سے قبل زانیہ عورت سے شادی کرنا جائز نہیں.. اور اگر آدمی اس سے شادی کرنا چاہے تو اس پر واجب ہے کہ وہ عقد نکاح سے قبل عورت کا ایک حیض کے ساتھ استبراء رحم کرائے، اور اگر اس کا حمل واضح ہوجائے تو اس کے ساتھ نکاح کرنا جائز نہیں حتی کہ وہ حمل وضع کردے "

ۃ (584/2).

تقل فتوی کمیٹی کے علماء سے بھی اسی طرح منقول ہے جیسا کہ ان کے فتاوی جات میں درج ہے >

ء (384-383/18).

3 اور اگر ان دونوں کے مابین زنا ہوا اور توبہ نہیں کی تو ان کو چاہیے کہ نکاح فسخ کردیں، اور ایک حیض کے ساتھ استبراء رحم کریں، اور وہ نئے مہر کے ساتھ نیا نکاح کرسکتا ہے.

ہم نے جس جواب کا مطالعہ کرنا کا کہا ہے اس میں ہم نے یہ بیان کیا ہے کہ :

یں مبتلا ہو اور توبہ سے قبل نکاح کرلیا تو اسے اللہ کے ہاں توبہ کرنی چاہیے، اور اپنے کیے پر نادم ہو، اور عزم کرے کہ آئندہ اس گناہ کی طرف نہیں لوٹے گا، پھر وہ تجدید نکاح کرے " انتہی.

ں سے آپ کی اولاد ہے تو یہ اپنے باپ کی طرف منسوب ہونگے؛ کیونکہ جو حاصل ہوا وہ عقد شبہ ہے، اور وہ عقد کے حرام ہونے کا علم نہیں رکھتا تھا اگر زنا ہوا اور توبہ نہیں ہوئی یہ اس کے برخلاف ہے جو زنا سے پیدا ہو کیونکہ زنا سے پیدا شدہ بچے کو زانی کی طرف منسوب نہیں کیا جائیگا، بلکہ وہ اپنی ماں کی جانب منسو

تقل فتوی کمیٹی کے علماء کا کہنا ہے :

: بچے کا نسب وطئ کرنے والے کے لیے ثابت نہیں ہوگا، لیکن اگر وطئ صحیح نکاح میں ہوئی ہو، یا پھر فاسد نکاح یا نکاح شبہ میں، یا ملک یمین میں یا شبہ ملک یمین میں، تو اس سے نسب ثابت ہوگا اور اسے وطئ کرنے والے کی جانب منسوب کیا جائیگا، اور وہ ایک دوسرے کے وارث ہونگے.

ئ زنا میں ہوئی ہو تو اس سے پیدا شدہ بچہ زانی کی طرف منسوب نہیں ہوگا، اور نہ ہے اس سے اس کا نسب ثابت ہوگا، اس بنا پر وہ اس کا وارث نہیں ہوگا.

شیخ عبد العزیز بن باز.

عبد الرزاق عفیفی.

عبد اللہ بن غدیان.

نخ عبداللہ بن قعود.

ء(387/20).

لریگا اسے معلوم ہوگا کہ سائل کی حالت واضح نہیں، اس لیے معلوم نہیں کہ آیا زنا ہوا ہے یا نہیں اور یہ بھی معلوم نہیں کہ توبہ کی گئی یا نہیں، اور یہ بھی معلوم نہیں کہ آیا نکاح سے قبل عورت کو حیض آیا یا نہیں، یہ سب کچھ جواب پر مؤثر ہے.

ب بیان کر دیا ہے، کاش یہ سوال اہل علم سے بلاواسطہ کیا جاتا تاکہ آدمی حقیقت حال سے واقف ہوتا، یا پھر سوال کے پورے متعلقات کی وضاحت ہو جاتی، امید ہے جواب سمجھ میں آگیا ہوگا، اور استفسار اور وضاحت سے مستغنی ہوگا.

سائل نے سوال کرتے ہوئے کہا ہے کہ:

یکن یقینی بات ہے کہ مکمل دخول تو شادی کے بعد ہوا یعنی انہیں یہ یقین نہیں کہ زنا کے وقوع میں شک ہے، کیونکہ اس کی کوئی دلیل نہیں ملتی"

ہے جیسا کہ کہہ رہے ہیں کہ زنا کا حصول قطعی نہیں، اور یقینی بات یہی ہے کہ دخول کامل تو شادی کے بعد ہوا ہے، تو اس کا جواب واضح ہے جو ہم بیان کر چکے ہیں کہ یہ چیز صحت نکاح اور عقد میں کوئی اثر انداز نہیں ہوگی، اور نہ ہی فسخ کی محتاج ہے، اور نہ ہی عقد پر.

ادی کے معاملہ وسوسہ کا دروازہ کھولنے کی ضرورت ہے، بلکہ ان دونوں کو اپنی باقی عمر میں اللہ تعالی کا تقوی اختیار کریں، اور نیک و صالح اعمال کثرت سے کرے امید ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالی ان دونوں کی توبہ قبول کرے اور ان کے گناہوں کو نیکیوں میں بدل دے، یقینا اللہ تعالی بخشنے والا رحم کرنے والا ہے.

والله اعلم

اسلام سوال و جواب

106288